رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵
تار کا پتہ ۔ الفضل قادیان
روزنامہ الفضل قادیان
THE DAILY ALFAZL, QADIAN
ایڈیٹر غلام نبی
قیمت دو پیسے
جلد ۲۳ | مورخہ ۵ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۷ جولائی ۱۹۳۵ء | نمبر ۶

"سیرت کمیٹی" پر رسول کریمؐ کی ہتک کا الزام

جماعت احمدیہ پر بلاوجہ مظالم

مسلمانوں میں یہ نہایت ہی افسوسناک مرض پایا جاتا ہے۔ کہ خواہ کوئی کتنا ہی مفید کام شروع کرے۔ بعض لوگ اس میں روڑے اٹکانے۔ اور اس میں نقص نکالنے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ واقف کار اصحاب جانتے ہیں۔ کہ ہندوستان میں سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسوں کی تحریک سب سے پہلے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے نے کی۔ اور اس وقت کی۔ جب غیر مسلموں کی طرف سے پے درپے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف گندی اور ناپاک کتابیں اور رسالے شائع کئے جا رہے تھے۔ اور ان کی وجہ سے ہندو مسلمانوں کے تعلقات نہایت خراب ہو چکے تھے۔ اور ہندوستان کی فضا روز بروز بگڑتی جا رہی تھی۔ ایسی صورت میں آپ نے ایک طرف تو یہ تحریک فرمائی۔ کہ ایک مقررہ دن تمام ہندوستان میں جلسے منعقد کر کے ان میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے مثل خوبیوں اور بے مثال صفات پر لیکچر دیئے جائیں۔ ان جلسوں میں غیر مسلم اصحاب کو شرکت کی دعوت دی جائے۔ اور ان سے لیکچر بھی دلائے جائیں۔ اور دوسری طرف یہ ارشاد فرمایا۔ کہ اگر ہندو یا سکھ یا عیسائی صاحبان اپنے مذہب کے بانیوں اور بزرگوں کے سوانح بیان کرنے کے لئے جلسے منعقد کریں۔ تو مسلمان ان میں شریک ہوں۔ اور اگر انہیں موقعہ ملے۔ تو لیکچر بھی دیں۔

خدا تعالے نے سیرت النبیؐ کے ان جلسوں کی تحریک کو ایسی قبولیت بخشی۔ کہ ہر سال تمام ہندوستان کے طول و عرض میں نہایت شاندار جلسے ہونے لگے۔ جن میں ایک طرف تو نہایت معزز اور اعلے طبقہ کے ہندو نہایت قابل تعریف الفاظ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق خراج تحسین ادا کرتے۔ اور دوسری طرف نہ صرف غیر مسلموں کو بلکہ خود مسلمانوں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات کے متعلق بہت کچھ واقفیت حاصل ہونے لگی۔ یہ تحریک اب بھی جاری ہے۔ چنانچہ اس سال ان جلسوں کے لئے ۲۷ر اکتوبر ۱۹۳۵ء کی تاریخ مقرر ہے۔

اس دوران میں ایک صاحب مولوی عبدالمجید صاحب قرشی کو بھی اس طرف توجہ ہوئی۔ اور انہوں نے سیرت کمیٹی بنا کر اس تحریک کو اپنے رنگ میں سرگرمی سے جاری کیا۔ جلسوں وغیرہ کے علاوہ کئی ایک مختلف زبانوں میں نہایت مفید لٹریچر مہیا کیا۔ اور اس کی خوب اشاعت کی ہم سے بھی جب کبھی انہوں نے تعاون کی خواہش کی ہم نے دریغ نہ کیا۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ مسلمان کہلانے والوں کی طرف سے اس تحریک کی بھی کئی رنگوں میں مخالفت کی جا رہی ہے۔ حتیٰ کہ وہی لٹریچر جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف میں شائع کیا گیا۔ اسی کی بناء پر یہ جرم سیرت کمیٹی پر عائد کیا گیا ہے۔ کہ اس کے لٹریچر میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کی گئی ہے جیسا کہ اخبار "مدینہ" میں شائع ہوا ہے:-

"مدینہ" نے اس اعتراض کا ذکر کرتے ہوئے جو جواب دیا ہے۔ وہ اس قابل ہے کہ نہ صرف سیرت کمیٹی پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کا الزام لگانے والوں کو اسے غور اور توجہ سے پڑھنا چاہیئے۔ بلکہ ان لوگوں کو بھی اس سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ جو عوام کو اشتعال دلانے کے لئے جماعت احمدیہ پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کرنے کا الزام لگاتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سیرت کمیٹی والوں کی عقیدت اور سیرت النبی کی اشاعت کا ذکر کرتا ہوا "مدینہ" لکھتا ہے:-

"جب حقیقت یہ ہے۔ تو اس امر کے تصور کی بھی گنجائش نہیں ہے۔ کہ سیرت کمیٹی توہین رسول کا ارتکاب کرنا چاہتی ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ الفاظ کا استعمال محتاط طور پر نہیں ہوا۔ لیکن الفاظ کے استعمال کے لئے بھی کوئی ایک مولوی یا مسلمان حکم نہیں ہو سکتا۔ ادب و احترام کا مقام اتنا نازک ہے۔ کہ ہر لفظ پر خواہ وہ کتنی ہی احتیاط سے استعمال کیا جائے۔ اہانت کا الزام عائد کیا جا سکتا ہے"!

اس معیار کو اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق پیش نظر رکھا جائے تو آپ پر توہین رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا الزام لگانے والا خود بخود نادم ہو جائے۔ غور فرمایئے کہ جو شخص ساری عمر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوبیاں اور صفات بیان کرنے اور آپ کی شان کی بلندی و عظمت ظاہر کرنے میں مصروف رہا ہو۔ اور جس نے اپنی عقیدت اور اخلاص اس رنگ میں بیان فرمایا ہے۔ کہ ؎

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

اس پر سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کا الزام لگانا اور اس طرح اشتعال دلا کر عوام سے ناقابل برداشت بدزبانی کرانا اور احمدیوں پر مظالم کے پہاڑ گرانا کہاں کی انسانیت ہے۔

افسوس جماعت احمدیہ کے متعلق مخالفین معقولیت اور انصاف پسندی کو بالکل ترک کر چکے ہیں اور ان کے مدنظر صرف یہ بات ہے۔ کہ جھوٹ اور کذب بیانی سے کام لے کر جس قدر بھی جماعت احمدیہ پر ظلم و ستم کرایا جا سکے۔ اس میں کمی نہ کی جائے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری

حضور کا نہایت ہی دردناک خطبہ جمعہ

قادیان ۵ر جولائی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ آج دس بجے کے قریب بذریعہ موٹر پالم پور سے تشریف لائے۔ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔
آج حضور نے مخالفین احمدیت کے انتہائی مظالم ان کی ناقابل برداشت بدزبانیوں اور ایذا رسانیوں کا ذکر فرماتے ہوئے نہایت ہی دردناک خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس کے دوران میں سامعین کی ہچکیاں بندھ گئیں۔ اور کوئی آنکھ آنسو بہانے سے باز نہ رہ سکی۔ یہ خطبہ انشاء اللہ بہت جلد درج اخبار کیا جائے گا۔

قادیان میں احراریوں کی نہایت دل آزار تقریریں

۴ر جولائی کی رات کو احراریوں اور ان کے مددگار بعض ہندوؤں اور سکھوں نے اس میدان میں جلسہ کیا۔ جہاں چند دنوں سے احراریوں نے نماز پڑھنی شروع کر رکھی ہے۔ جلسہ میں اول تو اس قسم کی نظمیں پڑھی گئیں۔ جن میں خون بہانے کی تلقین کی گئی تھی۔ پھر نہایت اشتعال انگیز تقریریں کی گئیں۔ جن میں ایک طرف تو یہ دھمکیاں دی گئیں۔ کہ ہم احمدیوں کے ان مقامات پر قبضہ کریں گے جن کی وجہ سے انہیں اپنے گھروں میں رونا پیٹنا پڑ جائے۔ اور ان کے ہاں ماتم بپا ہو جائے۔ اور دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق دھرت رام ملائی کی برت بیچنے والے، دہرین آتش باز۔ ما عنایت اللہ اور گنج بہاری نے نہایت ہی دل آزار اور اشتعال انگیز الفاظ استعمال کئے۔

چونکہ احراریوں نے یہ اعلان کیا ہوا تھا کہ وہ اس احاطہ میں جلسہ کریں گے۔ جو صدر انجمن احمدیہ نے اپنی زمین ریتی چھلہ میں تعمیر کیا ہے۔ اس لئے اس بے جا مداخلت کے متعلق پولیس کو اطلاع دے دی گئی۔ اور احاطہ کے چاروں دروازوں پر بورڈ لکھ کر لگا دیئے گئے۔ کہ کسی کو اس میں داخل ہونے کی اجازت نہیں۔ ورنہ قانونی کارروائی کی جائے گی۔ نیز ایک ایک آدمی کھڑا کر دیا گیا۔ پولیس نے بھی دروازوں پر اپنے پہرہ دار مقرر کر دیئے۔

خدا ہمارے ساتھ ہے

از ملک عبدالرحمن صاحب خادم۔ بی۔ اے گجراتی

اے احمدی! خدا کا فضل آ رہا ہے جوش میں
طاغوتی لشکروں میں ایک جوش اور خروش ہے
خدا کا ایک مرد اس کے حکم سے کھڑا ہوا
جھوٹ۔ مکر۔ دجل۔ زور، ظلم اور جور سے
وہ جن کو ادعا تھا اپنے عدل و انصاف کا
وہ جن کے لئے تم نے اپنے خوں بھی بہا دیئے
وہ آج اپنے دشمنوں کا آپ راز دار ہے۔
خدا کی راہ میں یہ سب مصیبتیں ہیں رحمتیں
ہے دشمنوں کے پاس قوت اور زور و مال بھی
اٹھاتا ہر کوئی اگرچہ آج ہم پہ ہاتھ ہے۔
وہی خدا ہلاک جس نے کر دیا نمرود کو
وہی کہ جس نے لشکرِ فرعون غرق کر دیا
وہی کہ جس کے سامنے ہیں کانپتے افلاک بھی
ہاں جس نے اپنے نوحؑ کی تائید کی طوفان سے
اسی کی ذات کی قسم! وہ اب ہمارے ساتھ ہے

اور اس کا قہر منکروں کو لا رہا ہے ہوش میں
مصیبتوں کے زیر بار احمدی کا دوش ہے
بدی کی مملکت میں ایک تہلکہ بپا ہوا
وہ تنگ کر رہے ہیں احمدی کو طور طور سے
ہوا ہے راز فاش ان کی لاف اور گزاف کا
اور جن کی تقویت کے لئے مال و زر لٹا دیئے
خلافِ فعل اس کا ہر اک قول اور قرار ہے
خدا نے دی ہیں صبر کرنے والوں کو بشارتیں
وہ چل رہے ہیں گہری مزوّرانہ چال بھی
مگر اے احمدی! نہ ڈر، خدا ہمارے ساتھ ہے
اور کامیاب کر دیا جالوت پر داودؑ کو
اور ایک پل میں جھوٹ اور سچ میں فرق کر دیا
کیا تھا جس نے قیصر و کسریٰ کو زیر خاک بھی
اور قوم لوطؑ پر اتاری آگ آسمان سے
اب احمدی کی پشت پر اسی خدا کا ہاتھ ہے

وہ احمدی کے واسطے دکھائے گا تجلیاں
اور خاک میں ملائے گا احرار کی تعلّیاں

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۳ و ۴ جولائی ۳۵ء کو بیعت کرنے والوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئے:

نمبر	نام	مقام	نمبر	نام	مقام
۱	شریف اللہ خان صاحب	ریاست جے پور	۱۳	مرزا منظر احمد صاحب	لاہور
۲	بی بی گنجی اوروان صاحب	کالی کٹ	۱۴	محمد مراد صاحب	ملتان
۳	جنت بی بی صاحبہ	گجرات	۱۵	صاحب بی بی صاحبہ زوجہ محمد مراد صاحب	ملتان
۴	زینب بی بی صاحبہ	”	۱۶	مہراں بی بی صاحبہ	”
۵	رحمت بی بی صاحبہ	شیخوپورہ	۱۷	مراد خاتون صاحبہ	”
۶	غلام محمد صاحب	ڈگرے	۱۸	بدھائی خاتون صاحبہ	”
۷	نیک عالم صاحب	جہلم	۱۹	صاحب بی بی صاحبہ	”
۸	سردار بی بی صاحبہ	گجرات	۲۰	سردار بی بی صاحبہ	گوجرانوالہ
۹	محمد عبدالرشید صاحب	منٹگمری	۲۱	نواب الدین صاحب	گورداسپور
۱۰	عالم شاہ صاحب	ریاست جموں	۲۲	اللہ رکھی صاحبہ	”
۱۱	سید امیر شاہ صاحب	میسور	۲۳	امین اللہ صاحب	لاہور
۱۲	اہلیہ صاحبہ جناب سید امیر شاہ صاحب	”	۲۴	بخت علی صاحب	ریاست بہاولپور

پشاور کے بعد ایبٹ آباد میں غضب الٰہی کی آگ

("الفضل" کا خاص تار)

ایبٹ آباد ۵ر جولائی۔ ایبٹ آباد جماعت احمدیہ کے خلاف شرارت کا ایک مرکز ہے یہاں ایک نہایت بدزبان ملا اسحاق رہتا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف نہایت ہی سخت بدزبانی کرتا رہتا ہے۔ اور لوگوں کو اس نے احمدیوں کے خلاف سخت اشتعال دلا رکھا ہے یہاں صبح کے تین بجے کے قریب غضب الٰہی آگ کی صورت میں نمودار ہوا۔ جس سے تمام بازار ۲۴ دم اور سول علاقہ بری طرح تباہ و برباد ہو گیا۔ فوج آگ بجھانے کی کوشش کر رہی ہے۔ اور آتشزدہ علاقہ کے ارد گرد کی عمارتیں ڈائنامیٹ کے ذریعہ گرا رہی ہے۔ مگر ۲ بجے دوپہر تک باوجود انتہائی کوشش کے آگ نہیں بجھی۔ نقصان کا اندازہ کرنا ناممکن ہے۔ (الفضل)...

...صوبہ سرحد میں پشاور کے بعد ایبٹ آباد دوسرا مقام تھا۔ جہاں جماعت احمدیہ کی شدید مخالفت کی جا رہی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف سخت بدزبانی کی جاتی تھی۔ احمدیوں کو ہر قسم کے مظالم کا نشانہ بنایا جاتا۔ اور نقصان پہنچایا جاتا۔ خدا تعالیٰ کا غضب اس قطعہ پر بھی بھڑکا [illegible] لوگ عبرت حاصل کریں۔

خدا تعالیٰ کی راہ میں انتہائی تکالیف و مصائب اٹھانے والے

صحابۂ کرامؓ پر کفار کے انتہائی مظالم کی چند مثالیں

اس وقت احمدیت کی مخالفت زوروں پر ہے۔ ہر جگہ افراد جماعت احمدیہ پر مخالفین جس قدر ظلم و ستم کر سکتے ہیں۔ کر رہے ہیں۔ انہیں اپنی کثرت اور اپنی طاقت پر گھمنڈ ہے اور وہ سمجھتے ہیں۔ کہ احمدیوں پر تشدد کر کے اور انہیں تکالیف پہنچا کر وہ کوئی بڑا کارنامہ سرانجام دے رہے ہیں۔ لیکن پہلے انبیاء کے زمانہ کے واقعات ہمیں اس کھلی ہوئی حقیقت سے آگاہ کرتے ہیں۔ کہ جب بھی کوئی خدا تعالیٰ کا فرستادہ آیا۔ دنیا نے اس کے اور اس کے ماننے والوں کے ساتھ ہمیشہ نہایت ظالمانہ اور بہیمانہ سلوک کیا۔ چونکہ انبیاء دنیا کو ان کے بدعقائد سے ہٹا کر صراطِ مستقیم پر چلانا چاہتے ہیں۔ اس لئے اندھی دنیا۔ ان کی مخالفت پر کمربستہ ہو جاتی ہے۔ اور صداقت آسمانی کے مقابل پر ہر جائز و ناجائز حربہ استعمال کرنا شروع کر دیتی ہے۔ اس وقت مامور من اللہ۔ اور اس کے متبعین کے لئے حکم خداوندی یہ ہوتا ہے۔ کہ واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ وانھا لکبیرۃ الا علی الخشعین الذین یظنون انھم ملاقوا ربھم وانھم الیہ راجعون۔ کہ صبر کا دامن تمہارے ہاتھ سے نہ چھوٹنے پائے۔ اور احکام الٰہی بجا لانے میں کوتاہی نہ ہو۔ ان باتوں کو عملی جامہ پہنانا اور لوگوں کے لئے تو بہت مشکل ہے۔ لیکن وہ جو خدا تعالیٰ کی خشیت اپنے دل میں رکھتے ہیں اور جو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ایک نہ ایک دن انہیں اپنے رب سے ملنا اور اسی کے پاس جانا ہے۔ ان کے لئے کوئی مشکل نہیں۔ اس میں یہ بتایا۔ کہ خدا تعالیٰ کے وہ بندے جنہیں یہ خیال ہو۔ کہ انہیں آج نہیں تو کل ضرور خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے۔ انہیں دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی تکلیف اور بڑی سے بڑی مصیبت بھی ذرہ بھر خوفزدہ نہیں کر سکتی۔ اور نہ خدا تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنے سے روک سکتی ہے۔ کیونکہ دنیا کے مظالم زیادہ سے زیادہ یہی کر سکتے ہیں کہ مال و جان لے لیں۔ اور عزت و آبرو کو نقصان پہنچائیں۔ لیکن جسے یہ یقین ہو۔ کہ وہ دائمی عزت جو اسے خدا تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنے کی وجہ سے ملنے والی ہے۔ اور جس کے مقابلہ میں ساری دنیا کی عزتیں کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتیں۔ اسے اس بات کی کیا پرواہ ہو سکتی ہے۔ کہ ظالم اور جفاکار اس لئے اس کی عزت پر حملہ آور ہوں۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کے احکام پر عمل کرتا ہے۔ پھر جسے یہ یقین ہو کہ اس دنیا سے گزرنے کے بعد خدا تعالیٰ اسے اپنے قرب کا مقام عطا کرے گا اور کبھی نہ ختم ہونے والی زندگی عطا کرے گا۔ اسے اس دنیا کی چند روزہ زندگی کی کیا فکر ہو سکتی ہے۔ جو ایک نہ ایک دن ضرور ختم ہو جانے والی ہے۔ پس مومن مظالم اور جفاکاریوں کے سیلاب کے مقابلہ میں نہ تو گھبراتا۔ اور بے دل ہوتا ہے۔ اور نہ اپنے ان فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کے مامور کے ذریعہ اس پر عائد ہوتے ہیں۔ بلکہ وہ اپنی کوششوں میں پہلے سے زیادہ اضافہ کر دیتا۔ اور اس طرح دشمن کی زور آزمائیوں کے مقابلہ میں اپنی بشاشت اور خوشی کا عملی ثبوت پیش کرتا ہے

غرض یہ سنتِ مستمرہ ہے۔ کہ شیطان اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ الٰہی سلسلہ کے بالمقابل کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے مخلص بندوں پر مصائب کے پہاڑ گرانے شروع کر دیتا ہے۔ یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کے منشا کے ماتحت ہوتا ہے۔ مگر اس لئے نہیں۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے مخلص بندوں کو تباہ کرنا چاہتا ہے۔ بلکہ اس لئے کہ خدا تعالیٰ مومنوں کو مصائب اور ابتلاؤں کی چکی میں سے گزارتا ہے۔ تا وہ مجسم عجز و انکسار بن جائیں۔ ہر قسم کا کبر، عجب اور نفسانیت ان میں سے نکل جائے۔ اور وہ توکل علی اللہ کے عظیم الشان مقام پر کھڑے کر دیئے جائیں۔ قرآن کریم بتاتا ہے۔ کہ بعض اوقات رسول اور اس کے ماننے والوں پر اس قدر مصائب آتے ہیں۔ کہ پکار اٹھتے ہیں۔ متیٰ نصر اللہ اس وقت خدا تعالیٰ الا ان نصر اللہ قریب کہتا ہوا ان کی نصرت کے لئے اپنا ید قدرت ظاہر فرماتا ہے۔

پس مومنوں پر خدا تعالیٰ کی راہ میں مصائب و مشکلات کا آنا لازمی بات ہے۔ اور یہ ان کی دینی اور دنیوی ترقی کے لئے ضروری ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں آپ کو قبول کرنے والوں پر مخالفین کی طرف سے جس قدر مظالم کئے گئے۔ جس رنگ میں انہیں دکھ دیئے گئے۔ اور جس طریق سے انہیں ستایا گیا اس کے متعلق چند واقعات بطور مثال پیش کئے جاتے ہیں۔ تا ہر احمدی اندازہ لگا سکے۔ کہ جن قدر اکابران اسلام کے ہم مثیل ہیں۔ وہ کن حالات میں سے گزر کر منزل مقصود تک پہنچے۔

حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ

جب اسلام لائے۔ تو ان کا مولیٰ امیہ بن خلف جلتی ہوئی ریت پر ان کو لٹا دیتا۔ اور پتھر کی سل سینہ پر رکھ دیتا۔ کہ حرکت نہ کر سکیں۔ اور کہتا۔ کہ لا تزال ھکذا حتی تموت او تکفر بمحمد وتعبد اللات والعزیٰ۔ تم اسی طرح رہو گے۔ یہاں تک کہ مر جاؤ۔ یا محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کا انکار کرو۔ اور لات و عزیٰ کی پرستش کرو۔ لیکن اس کے جواب میں زبان مبارک سے صرف احد احد کی آواز آتی۔ جب صحرائے عرب کی جلتی ریگ مخمور عشق محمدی حضرت بلال حبشیؓ کی حرارت ایمانی کو کم نہ کر سکی۔ تو امیہ بن خلف نے آپکے گلے میں رسی باندھ دی۔ اور لڑکوں کے حوالے کر دیا۔ لڑکے اس عاشق صادق کی قدر کیا جانتے۔ شہر کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک اسی حالت میں حضرت بلال کو گھماتے۔ مگر ان کی زبان پر احد احد کی پکار ہوتی۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ مکہ تشریف لا کر مسلمان ہوئے۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ابھی اپنے اسلام کو پوشیدہ رکھو۔ اور وطن واپس جاؤ۔ حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں۔ کہ میں نے دربار رسالت میں عرض کیا۔ والذی بعثک بالحق لاصرخن بھا بین اظھرھم۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں کفار کے سامنے اپنے اسلام کا اعلان کروں گا۔

مکہ میں نہ کوئی دوست، نہ آشنا، نہ یار، نہ مددگار۔ بلکہ وتنہا صرف اپنی قوت ایمانی پر اعتماد۔ حضرت ابوذر مسجد حرام میں تشریف لائے۔ اور با آواز بلند کہا۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمد رسول اللہ) پھر کیا تھا۔ ہر چہار طرف سے کفار نے ہجوم کر لیا اور اتنا مارا۔ کہ آپ بے ہوش ہو گئے ہوش آیا۔ تو دیکھا جسم خون آلود ہے دوسرے روز پھر انہیں انہی الفاظ کی آپ نے منادی فرمائی۔ اور کفار نے پھر انہیں سخت زدوکوب کیا۔

حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ

اسلام کا بالکل ابتدائی زمانہ ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم ارقم کے مکان میں پناہ گزین ہیں۔ اس وقت حضرت خباب مشرف باسلام ہوئے۔ غلام تھے۔ مالک کو خبر پہونچی۔ تو ان کے سر پر گرم گرم لوہا رکھنے لگا۔ جلتے ہوئے پتھر پیٹھ پر رکھ دیئے جاتے یہاں تک کہ پیٹھ کی ہڈیوں پر سے گوشت جاتا رہا۔ مگر جو زبان کلمۂ توحید کا اقرار کر چکی تھی۔ اس کو اس میں کچھ ایسا مزہ ملا۔ کہ ان سخت تکلیفوں کے باوجود انکار کا خیال بھی نہ آیا۔

ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت خباب سے ان کی سرگزشت پوچھی تو فرمایا۔ کہ امیر المومنین! میری پیٹھ دیکھ لیجئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پیٹھ کو دیکھا۔ تو فرمایا۔ کہ میں نے ایسی پیٹھ کسی کی نہیں دیکھی۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ کہ آگ روشن کی جاتی تھی۔ اور اس پر میں لٹا دیا جاتا۔ اس آگ کو میری پیٹھ کی چربی بجھا دیتی تھی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

ایک روز صحابہ کرام مجتمع تھے۔ ذکر چھڑا کہ اب تک قریش نے باواز بلند قرآن کو نہیں سنا ہے۔ کون اس کی ہمت کرے گا؟ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا۔ کہ میں حاضر ہوں صحابہ نے کہا۔ کہ تم تنہا اکیلے آدمی ہو۔ کوئی ایسا ہو۔ جس کے ساتھ کوئی جماعت بھی ہو۔ تاکہ اگر موقعہ پڑے۔ تو وہ دفاع بھی کر سکیں آپ نے فرمایا نہیں۔ مجھے جانے دو۔ اللہ میری حفاظت کرے گا۔ دوسرے روز حضرت عبداللہ بن مسعود دوپہر کے وقت تشریف لائے۔ اور بسم اللہ کہکر "الرحمٰن علم القرآن" پڑھنا شروع کیا۔ قریش خانہ کعبہ میں بزم آرا تھے۔ یہ آواز کان میں پڑی۔ کہنے لگے۔ کہ ام عبید کیا کہتا ہے؟ پھر خود ہی بولے۔ کچھ نہیں قرآن کی تلاوت کرتا ہے۔ پھر کیا تھا۔ جوشِ غضب سے مشتعل ہو گئے۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ پر ٹوٹ پڑے۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود جب واپس گئے۔ تو صحابہ نے آپ کے چہرہ پر زخموں کے نشان دیکھکر کہا۔ کہ ہمیں اسی کا ڈر تھا۔ مگر ذرا محبت کے سرشاروں کے حوصلے دیکھئے۔ ابن مسعود فرماتے کیا ہیں؟

اگر تم کہو تو میں کل پھر جا کر علی الاعلان قرآن سناؤں۔ ماکان اعداء اللّٰہ اھون علی منھم الان۔ خدا کے دشمن آج سے زیادہ کمزور مجھے کبھی نہیں نظر آئے

حضرت خبیب رضی اللہ عنہ

مسیلمہ کذاب نے ان کو گرفتار کیا۔ اور کہا کہ کیا تم اس کی گواہی دیتے ہو۔ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ ہاں۔ پھر پوچھا کہ کیا تم اس کی گواہی دیتے ہو۔ کہ میں (مسیلمہ) اللہ کا رسول ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ میں نہیں سنتا ہوں۔ اس پر ظالم نے حضرت خبیبؓ کا عضو عضو کاٹ ڈالا۔ اس دوران میں جب آپ کے سامنے رسول اللہ کا ذکر ہوتا۔ تو آپ ایمان کا اظہار فرماتے۔ اور ذات قدسی صفات پر درود بھیجتے۔ اور جب مسیلمہ کا نام آتا۔ تو فرماتے کہ میں نہیں سنتا ہوں اسی حالت میں آپ کا انتقال ہو گیا سچ ہے

عشق پر زور نہیں ہے یہ وہ آتش غالب
کہ لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بنے

جو دل سچی محبت اور حقیقی اُلفت کا آتشکدہ ۴۴

۴۴ بن گیا۔ آج تک اس کو دنیاوی قوتوں کے باعث فرد ہوتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔ یہ بجھانیوالی قوتیں خود فنا ہو گئیں۔ مگر محبت کے شعلے بھڑکتے ہی رہے۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کا دل انوار ربانی سے مستنیر تھا مسیلمہ کا ظلم وستم بھلا اس پر کیا اثر ڈال سکتا تھا؟

"خود کاشتہ پودہ" سے حضرت مسیح موعودؑ کی مراد کیا تھی

احراریوں کے ایک بے بنیاد الزام کی تردید

احراریوں کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت پر جو اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک اعتراض یہ ہے۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ سرکار انگریزی کا "خود کاشتہ پودہ" ہے۔ یعنی جماعت احمدیہ گورنمنٹ انگریزی نے قائم کی ہے۔ اس ادعا کے متعلق وہ اس مکتوب کا حوالہ پیش کرتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۴ فروری ۱۸۹۸ء کو اس وقت کے لفٹیننٹ گورنر کو لکھا۔ اور جس میں تحریر فرمایا۔ کہ

"بالفعل ضروری استغاثہ یہ ہے۔ کہ مجھے متواتر اس بات کی خبر ملی ہے۔ کہ بعض حاسد بداندیش جو بوجہ اختلاف عقیدہ یا کسی اور وجہ سے مجھ سے بغض اور عداوت رکھتے ہیں۔ یا جو میرے دوستوں کے دشمن ہیں میری نسبت اور میرے دوستوں کی نسبت خلاف واقعہ امور گورنمنٹ کے معزز حکام تک پہنچاتے ہیں۔ اس لئے اندیشہ ہے۔ کہ ان کی ہر روز کی مفتریانہ کارروائیوں سے گورنمنٹ عالیہ کے دل میں بدگمانی پیدا ہو کر وہ تمام جانفشانیاں پچاس سالہ میرے والد مرحوم میرزا غلام مرتضےٰ اور میرے حقیقی بھائی مرزا غلام قادر مرحوم کی جن کا تذکرہ سرکاری چٹھیات اور سرلیپل گرفن کی کتاب تاریخ رئیسان پنجاب میں ہے۔ اور نیز میری قلم کی وہ خدمات جو میرے اٹھارہ سال کی تالیفات سے ظاہر ہیں۔ سب کی سب ضائع اور برباد ہو جائیں۔ اور خدانخواستہ سرکار انگریزی اپنے قدیم وفادار اور خیرخواہ خاندان کی نسبت کوئی تکدر خاطر اپنے دل میں پیدا کرے۔ اس بات کا علاج تو غیر ممکن ہے۔ کہ ایسے لوگوں کا منہ بند کیا جائے کہ جو اختلاف مذہبی کی وجہ سے یا نفسانی حسد اور بغض اور کسی ذاتی غرض کے سبب سے جھوٹی مخبری پر کمربستہ ہو جاتے ہیں۔ صرف یہ التماس ہے۔ کہ سرکار دولتمدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جاں نثار خاندان ثابت کر چکی ہے۔ اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے۔ کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیرخواہ اور خدمت گذار ہیں۔ اس خود کاشتہ پودہ کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے۔ اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے۔ کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھکر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔ ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا۔ اور نہ اب فرق ہے۔ لہٰذا ہمارا حق ہے۔ کہ ہم خدمات گذشتہ کے لحاظ سے سرکار دولتمدار کی پوری عنایات اور خصوصیت توجہ کی درخواست کریں۔ تا ہر ایک شخص بے وجہ ہماری آبروریزی کے لئے دلیری نہ کر سکے۔" (تبلیغ رسالت جلد ہفتم صفحہ ۱۹-۲۰)

اس تحریر کا ایک ایک لفظ ظاہر کر رہا ہے۔ کہ "خود کاشتہ پودہ" کے الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت احمدیہ کے متعلق ہرگز استعمال نہیں فرمائے۔ بلکہ اپنے خاندان کے متعلق استعمال کئے ہیں اور اس لئے استعمال کئے ہیں۔ کہ بعض مخالفین آپ کو اور آپ کے خاندان کو از راہِ افترا پردازی حکومت انگریزی کا مخالف اور معاند ظاہر کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ چنانچہ بار بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "قدیم۔ وفادار اور خیرخواہ خاندان" "وفادار جاں نثار خاندان"۔ "خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص" وغیرہ الفاظ لکھے ہیں۔ اور آخر میں وضاحتاً فرما دیا ہے۔ کہ "ہمارے خاندان نے سرکاری انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا" گویا اس تحریر کا تمام سلسلہ خاندانی حالات و کوائف پر منطبق ہوتا ہے۔ نہ کہ جماعت احمدیہ اور افراد سلسلہ پر۔ ان حالات میں احراریوں کا یہ ادعا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت احمدیہ کو سرکار انگریزی کا "خود کاشتہ پودہ" قرار دیا ہے۔ اور یہ کہ افراد سلسلہ سرکاری ایجنٹ کی حیثیت رکھتے ہیں اتنا بڑا افترا ہے۔ جس کی کوئی حد نہیں۔

۱۳ جولائی قریب آ رہی ہے

۱۳ جولائی جس کے بعد ووٹران کی فہرست تیار کرنے والے افسر۔ پٹواری یا محرر رجسٹریشن کوئی اور درخواست بغرض اندراج فہرست نہیں لیں گے۔ بہت قریب آ رہی ہے۔ میں ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہدایات کی تعمیل میں تندہی سے کام کیا ہے۔ مگر باقی جو ابھی تک تساہل سے کام لے رہے ہیں۔ ان کو پھر متوجہ کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے نام اور ان دوسرے احمدی مردوں یا عورتوں کے نام بھی جو ووٹ بننے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ فہرست رائے دہندگان میں درج کرائیں اس میں قطعاً غفلت یا کسی قسم کی کوتاہی نہیں ہونی چاہیئے۔ ذمہ وار عہدیداران جماعت کا فرض ہے۔ کہ نہایت مستعدی سے اس کی تعمیل کرائیں۔ اور اعلان کر دیں۔ کہ جن احباب کے متعلق ثابت ہو گیا۔ کہ باوجود قابلیت رکھنے کے انہوں نے حق ووٹ کسی قسم کی لاپروائی سے ضائع کر دیا ہے۔ ان سے بازپرس کیجائیگی۔ ایسے تمام احباب کے نام دفتر ہذا میں بھیج دیئے جائیں۔

انسپکٹر صاحبان اپنے کام کی رپورٹ اور جس قدر ووٹر فہرست میں باقاعدہ طور پر درج ہو چکے ہوں۔ ان کے نام وغیرہ دفتر ہذا میں بغرض ریکارڈ بھیج دیں۔

(ناظر امور خارجہ قادیان)

عقیدہ ختم نبوت احمدیہ جماعت کا جزو ایمان ہے

آج کل احراری اخبارات اور لیڈر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق پبلک میں یہ غلط فہمی پھیلا رہے ہیں۔ کہ آپ نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے تھے۔ ذیل میں حضرت اقدس کے کلام میں سے چند اقتباسات درج کئے جاتے ہیں جن سے اس ناپاک پروپیگنڈے کی حقیقت ظاہر ہو جاتی ہے۔ طالبانِ حق غور فرمائیں۔ کہ ختم نبوت کے جو معنی احراری اور دیوبندی وغیرہ علماء کرتے ہیں۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کے شایاں ہیں۔ یا جو معنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کرتی ہے۔ وہ حضور کی شان برتر کے لائق ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

۱۔ "ہمیں اللہ تعالے نے وہ نبی دیا۔ جو خاتم المومنین خاتم العارفین اور خاتم النبیین ہے۔ اور اسی طرح وہ کتاب اس پر نازل کی۔ جو جامع الکتب اور خاتم الکتب ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اور آپ پر نبوت ختم ہو گئی۔ یہ نبوت اس طرح پر ختم نہیں ہوئی جیسے کوئی گلا گھونٹ کر ختم کر دے۔ ایسا ختم قابلِ فخر نہیں ہوتا۔ بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہونے سے مراد یہ ہے کہ طبعی طور پر آپ پر کمالاتِ نبوت ختم ہو گئے یعنی وہ تمام کمالات متفرقہ جو آدم سے لے کر مسیح ابن مریم تک نبیوں کو دیئے گئے تھے۔ کسی کو کوئی اور کسی کو کوئی۔ وہ سب کے سب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں جمع کر دیئے گئے۔ اور اس طرح پر آپ طبعاً خاتم النبیین ٹھہرے۔ اور ایسا ہی وہ جمیع تعلیمات وصایا اور معارف جو مختلف کتابوں میں چلے آتے ہیں وہ قرآن شریف پر آ کر ختم ہو گئے۔ اور قرآن شریف خاتم الکتب ٹھہرا"۔

اس جگہ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ یہ ہم پر افترائے عظیم ہے۔ ہم جس قوت یقین۔ معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے۔ اور یقین کرتے ہیں۔ اس کا لاکھواں حصہ بھی وہ نہیں مانتے۔ ان کا ایسا ظرف ہی نہیں ہے۔ وہ اس حقیقت اور راز کو سمجھتے ہی نہیں ہیں۔ انہوں نے صرف باپ دادا سے ایک لفظ سنا ہوا ہے۔ اور اس کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔ وہ نہیں جانتے۔ کہ ختم نبوت کیا ہوتا ہے۔ اور اس پر ایمان لانے کا مفہوم کیا ہے۔ مگر ہم بصیرت تام سے (جس کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء یقین کرتے ہیں۔ اور خدا تعالے نے ہم پر ختم نبوت کی حقیقت ایسے طور پر کھول دی ہے۔ کہ اس عرفان کے شربت سے جو ہمیں پلایا گیا ہے۔ ایک خاص لذت پاتے ہیں جس کا اندازہ کوئی نہیں کر سکتا۔ بجز ان لوگوں کے جو اس چشمہ سے سیراب ہوں ؛

دنیا کی مثالوں میں سے ہم ختم نبوت کی مثال اس طرح پر دے سکتے ہیں۔ کہ جیسے چاند ہلال سے شروع ہوتا ہے۔ اور چودھویں تاریخ پر اس کا کمال ہو جاتا ہے۔ جبکہ اسے بدر کہا جاتا ہے۔ اسی طرح پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر آ کر کمالات نبوت ختم ہو گئے۔ جو یہ مذہب رکھتے ہیں۔ کہ نبوت زبردستی ختم ہو گئی۔۔۔۔۔ انہوں نے اس حقیقت کو سمجھا ہی نہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل اور کمالات کا کوئی علم ان کو نہیں ہے۔ باوجود اس کمزوری فہم اور کمی علم کے ہمیں الزام دیتے ہیں۔ کہ ہم ختم نبوت سے منکر ہیں۔ میں ایسے مریضوں کو کیا کہوں۔ اور ان پر کیا افسوس کروں۔ اگر انکی یہ حالت نہ ہو گئی ہوتی۔ اور وہ حقیقت اسلام سے نکل دور نہ جا پڑے ہوتے۔ تو پھر میرے آنے کی ضرورت کیا تھی"۔

(تقریر حضرت مسیح موعود مندرجہ اخبار الحکم مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۰۵ء)

۲۔ "جس کامل انسان پر قرآن شریف نازل ہوا۔ وہ خاتم الانبیاء ہے۔ مگر ان معنوں سے نہیں۔ کہ آئندہ اس سے کوئی روحانی فیض نہیں ملے گا۔ بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہے۔ بجز اس کی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور اس کی امت کے لئے قیامت تک مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ (الہام) کا دروازہ کبھی بند نہ ہو گا۔ اور بجز اس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں۔ ایک وہی ہے جس کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے۔ جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے۔ اور اس کی ہمت اور ہمدردی نے امت کو ناقص حالت پر چھوڑنا نہیں چاہا۔ اور ان پر وحی کا دروازہ جو حصول معرفت کی اصل جڑ ہے۔ بند رہنا گوارا نہیں کیا۔ ہاں اپنی ختم رسالت کا نشان قائم رکھنے کے لئے چاہا۔ کہ فیض وحی آپ کی پیروی کے وسیلہ سے ملے۔ اور جو شخص امتی نہ ہو۔ اس پر وحیٔ الٰہی کا دروازہ بند ہو سو خدا نے ان معنوں سے آپ کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا۔ لہٰذا قیامت تک یہ بات قائم ہوئی۔ کہ جو شخص سچی پیروی سے اپنا امتی ہونا ثابت نہ کرے۔ اور آپ کی متابعت میں اپنا تمام وجود محو نہ کرے۔ ایسا انسان قیامت تک نہ کوئی کامل وحی پا سکتا ہے اور نہ کامل ملہم ہو سکتا ہے۔ کیونکہ مستقل نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی۔ مگر ظلی نبوت جس کے معنی ہیں محض فیض محمدی سے وحی پانا۔ وہ قیامت تک باقی رہے گی"۔

(حقیقۃ الوحی ص۲۷ و ص۲۸)

۳۔ "افسوس کے حال کے نادان مسلمانوں نے اپنے نبی مکرم کا کچھ قدر نہیں کیا۔ اور ہر ایک بات میں ٹھوکر کھائی۔ وہ ختم نبوت کے ایسے معنی کرتے ہیں۔ جس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجو نکلتی ہے نہ تعریف گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نفس پاک میں افاضہ اور تکمیل نفوس کے لئے کوئی قوت نہ تھی۔ اور وہ صرف خشک شریعت سکھانے آئے تھے۔ حالانکہ اللہ تعالے اس امت کو دعا سکھلاتا ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیھم۔ پس اگر یہ امت پہلے نبیوں کی وارث نہیں۔ اور اس انعام میں سے ان کو کچھ حصہ نہیں تو یہ دعا کیوں سکھائی گئی"۔

(حاشیہ حقیقۃ الوحی ص۱۰۰)

۴۔ "اللہ جلشانہٗ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی۔ جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی"۔

(حاشیہ حقیقۃ الوحی ص۹۷)

۵۔ "افسوس ان لوگوں پر جو اس امت کو ایک مردہ امت خیال کرتے ہیں۔۔۔۔۔ ان کے نزدیک یہ بڑے گناہ کی بات ہے۔ کہ کوئی یہ دعوے کرے۔ کہ مجھ پر مسیح ابن مریم کی طرح وحی نازل ہوتی ہے۔ ان کے نزدیک ایسا شخص کافر ہے۔ کیونکہ قیامت تک خدا کے مکالمہ و مخاطبہ کا دروازہ بند ہے۔ تعجب ہے یہ لوگ اس قدر تو مانتے ہیں۔ کہ اب بھی خدا سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا مگر یہ نہیں مانتے۔ کہ اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ پہلے بولتا تھا۔ حالانکہ اگر وہ اس زمانہ میں بولتا نہیں۔ تو پھر اس کے سننے پر بھی کوئی دلیل نہیں خدا تعالے کی صفات کو معطل کرنے والے سخت بدقسمت لوگ ہیں۔ اور درحقیقت یہ لوگ اسلام کے دشمن ہیں۔ ختم نبوت کے ایسے معنی کرتے ہیں۔ جس سے نبوت ہی باطل ہوتی ہے۔ کیا ہم ختم نبوت کے یہ معنے کر سکتے ہیں۔ کہ وہ تمام برکات جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے ملنے چاہئیں وہ سب بند ہو گئے۔ اور اب خدا تعالے کے مکالمہ مخاطبہ کی خواہش کرنا لاحاصل ہے۔ کیا یہ لوگ بتلا سکتے ہیں۔ کہ اس صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا کیا فائدہ ہوا۔ جن لوگوں کے ہاتھ میں بجز گذشتہ قصوں کے اور کچھ نہیں۔ ان کا مذہب مردہ ہے۔ اور معرفت الٰہی کا دروازہ ان پر بند ہے۔ مگر اسلام زندہ مذہب ہے۔ اور خدا تعالے قرآن شریف میں مسلمانوں کو سورۂ فاتحہ میں گذشتہ نبیوں کا وارث ٹھہراتا ہے۔ اور دعا سکھلاتا ہے۔ کہ جو پہلے نبیوں کو نعمتیں دی گئی تھیں وہ طلب کریں۔ مگر جس کے ہاتھ میں صرف قصے ہیں وہ کیونکر وارث کہلا سکتا ہے۔ افسوس ان لوگوں پر کہ ان کے آگے تمام برکات کا چشمہ کھولا گیا۔ مگر یہ نہیں چاہتے کہ ایک گھونٹ بھی اس میں سے پئیں"۔ (چشمۂ مسیحی ص۶۷-۶۸)

۶۔ "بالآخر میں پھر عامۃ الناس پر ظاہر کرتا ہوں کہ مجھے اللہ جلشانہٗ کی قسم ہے۔ کہ میں کافر نہیں ہوں۔ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ میرا عقیدہ ہے۔ اور لٰکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے میں اپنے اس بیان کی صحت پر اس قدر قسمیں کھاتا ہوں۔ جس قدر خدا تعالے کے پاک نام ہیں۔ اور جس قدر قرآن کریم کے حروف ہیں۔ اور جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تعالے کے نزدیک کمالات ہیں۔ کوئی عقیدہ میرا اللہ اور رسول کے فرمودہ کے برخلاف نہیں ہے۔ اور جو کوئی ایسا خیال کرتا ہے۔ خود اس کی غلط فہمی ہے۔ اور جو شخص مجھے اب بھی کافر کہتا ہے۔ اور تکفیر سے باز نہیں آتا۔ وہ یقیناً یاد رکھے۔ کہ مرنے کے بعد اس کو پوچھا جائیگا۔ میں اللہ جلشانہٗ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا خدا اور رسول پر وہ یقین ہے۔ کہ اگر اس زمانہ کے تمام ایمانوں کو ترازو کے ایک پلہ میں رکھا جائے۔ اور دوسرے پلہ میں میرا ایمان رکھا جائے۔ تو بفضلہ تعالیٰ یہی پلہ بھاری ہوگا۔" (کرامات الصادقین ص۲۵) [illegible]

احرار کیمپ میں مظلوم مسلم خواتین کوئٹہ کی عزت خطرہ میں

مصیبت زدگان کے نام سے ہمدرد مسلمانوں کو لوٹنے کی داستان

کیا لیا خضر سے سکندر نے — اب کسے راہنما کرے کوئی

کوئٹہ کا زلزلہ کیا آیا - احراریوں کے لئے بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا - جلب زر کی ایک نئی صورت پیدا ہو گئی - مصیبت زدوں کے نام سے روپیہ پیسہ کپڑا کھانا غرضیکہ ہر چیز کا مطالبہ شروع کر دیا - لیکن جن قسمت کے مارے زلزلہ زدہ لوگوں کو احراریوں سے واسطہ پڑا - وہ کھائی سے نکل کر کوئیں میں گرنے کے مصداق بن گئے ان کی داستان ستم کے بعض گوشے بعض دردمند اصحاب احراریوں کے ہاتھوں اپنی عزت و آبرو کو خطرہ میں ڈال کر پہلے بھی بذریعہ اخبارات و اشتہارات بے نقاب کر چکے ہیں - اور بعض ذیل کے اشتہار میں کئے گئے ہیں - جو انہی دنوں لاہور میں شائع کیا گیا -

جماعت احرار مسلمانوں کو لوٹنے کے گر خوب جانتی ہے جو لوگ صاحب عقل و دانش ہیں وہ خوب سمجھتے ہیں - کہ انہوں نے آج تک جو کچھ بھی کیا ہے - اس سے مقصود صرف جلب منفعت تھا - ان کے گذشتہ کارناموں کی داستان بیان کرنے کے لئے ایک ضخیم کتاب کی ضرورت ہے - انہوں نے نہرو رپورٹ جیسی مسلم کش سکیم کی حمایت کی اور کانگرس سے روپے اینٹھے - آج کل بھی یہ کانگرس سے روپیہ لے کر اس کے ممبر بنا رہے ہیں اور چند روز کے قریب مسلمانوں کو کانگرس کا ممبر بنا چکے ہیں - ان کا مقصود یہ ہے کہ آئندہ انتخابات میں کانگرس کی مدد کریں - کشمیر اور الور و کپورتھلہ کے معاملہ میں اور سبکتگین کالج کے قضیہ میں انہوں نے روپیہ کے عوض مسلمانوں کے مفاد کو بیچ دیا - لیکن ان کی سب سے اندوہناک حرکت یہ ہے - کہ انہوں نے مظلومین کوئٹہ کی مصیبت کو آج کل بیوپار بنا رکھا ہے - حکومت نے اپنے خرچ پر ان مظلوموں کو ان کے وطن پہنچانے کا فیصلہ کیا - جہاں ان کو ان کے افسران ضلع کی وساطت سے امداد ملے گی - خیال یہ تھا - کہ راہ میں ان لوگوں کی شربت پانی کھانے اور کپڑے سے مدد کی جائے - مگر مجروحین کے سوا کسی کو راستہ میں اتارنا مناسب نہ تھا اس لئے کہ اس سے ان کو نقصان پہنچتا تھا - جو لوگ مفت گھروں کو جا رہے تھے ان کو روکنا ان کے کرایہ کا بار ذمہ لینا تھا - اور ان کو اپنے اقربا سے جو ان کی ملاقات کے لئے بے تاب تھے دور رکھنا تھا - اور ان کو سرکاری امداد سے جو ان کو وطن میں ملنے والی تھی - محروم کرنا تھا مگر احرار نے ایسا کیا - کہ جب ان کو ایک بھی زخمی نہ ملا - تو وہ دوسرے پناہ گزینوں کو فریب دے کر محض اس لئے لے آئے کہ عوام سے چندہ وصول کر سکیں - اس کا نتیجہ یہ ہوا - کہ انہوں نے میاں مبارک دین رئیس لاہور سے مفت لے کر باغ میں ایک کیمپ آباد کر دیا - جس میں ان کے وہ رضاکار جن کا کام بالائی کی چائے اڑانا ہے - بیٹھتے ہیں - یا چند پناہ گزین رہتے ہیں - پاس ہی مظلوم خواتین کی جگہ ہے - ان کے بہانہ سے احرار پر روپیہ مینہ کی طرح برس رہا ہے - آلو - شوربہ پلاؤ - مکھن - دہی اور آم اڑ رہے ہیں لیکن مظلوموں کو ان کا عشر عشیر بھی نہیں ملتا - ان ہی کے نام سے پارچات آتے ہیں - اور احرار کے لیڈروں اور رضاکاروں میں بٹ جاتے ہیں - ایک ایک احراری لیڈر کے نوکر کے گھر میں آج اعلیٰ ترین ملبوسات کے ڈھیر لگ گئے ہیں - ایک فقیر پاس ہی مر جاتا ہے - مسلمان اس کو دفن کرنا چاہتے ہیں - احراری کارکن بالائی کی چائے پیتے ہیں - اور جو مسلمان ان سے مردہ کی تدفین کے لئے امداد چاہتے ہیں ان کو گالیاں دیتے ہیں - دو مظلوم عورتیں (ساس اور بہو) اپنے رشتہ داروں کے پاس جانا چاہتی ہیں - مگر ان کو اجازت نہیں دی جاتی - ان کا وارث ایک کا بیٹا اور دوسری کا خاوند زندہ ہے - وہ اس کو خط لکھنا چاہتی ہیں - مگر ان کو اجازت نہیں ملتی - کہ وہ خط لکھیں - وہ پوچھتی ہیں کہ یہ امدادی کیمپ ہے یا جیل خانہ مگر ان کی شنوائی نہیں ہوتی -

ایک نوجوان لڑکی کو چھیڑا جاتا ہے وہ گھبرا کر باہر نکل آتی ہے - سارا بازار اس کا گواہ ہے - وہ دہائی دیتی ہے - کہ میں اب یہاں نہ رہوں گی - مگر احرار اس کو بہلا پھسلا کر اندر لے جاتے ہیں - پھر کسی کو معلوم نہیں ہوتا - کہ اس پر کیا گذری سوال پیدا ہوتا ہے - کہ وہ زخمی نہیں - اسے روکا کیوں جاتا ہے - عزت سے اس کے اقربا کے پاس کیوں نہیں پہنچا دیا جاتا - کیا لاہور میں قانون کی حکومت ہے یا احرار کی ؟

دو مظلوم مسلمان عورتوں کو ایک بے ننگ رضاکار اغوا کر کے اپنے مکان پر لے گیا - دو دن وہاں جو گذری اس کا علم صرف خدا ہی کو ہے - ان کو واپس لایا گیا اور اس رضاکار کو پیٹ کر نکال دیا گیا - لیکن اسے کوئی قانونی سزا نہیں دلوائی گئی

سیالکوٹ کے رضاکار بھوکے مرتے رہے - لاہور والوں نے خود کھایا اور اقربا کو کھلایا - اس پر رضاکاروں میں لڑائیاں ہوئیں - دو پارٹیوں میں سے ایک نے افضل حق اور حبیب الرحمٰن کو برا بھلا کہا - جو چندہ سے روپیہ لے کر شملہ میں تفریح کا لطف اٹھا رہے ہیں - اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو گالیاں دیں - جو منصوری میں قوم کے روپے سے سرو ہوا کے مزے لوٹ رہا ہے مولانا عبید اللہ قصوری اور مولوی حبیب الرحمٰن میں لوٹ کی تقسیم پر خوب جنگ ہوئی - لوگ کہتے ہیں - کہ احرار کے پاس کشمیر ایجی ٹیشن سے تیس ہزار روپے بچ گئے تھے - وہ برباد ہو گئے - اب قادیان فنڈ سے ان کے پاس پچاس ہزار روپے باقی ہیں - یہ خود مانتے ہیں - کہ قادیان مٹ چکا - پھر یہ پچاس ہزار روپے کیوں مظلومین کوئٹہ کے فنڈ میں نہیں دے دیتے -

بات معقول ہے - لیکن وہ تو کھانا جانتے ہیں - خرچ کرنا نہیں جانتے - ہم کہتے ہیں - کہ وہ شوق سے مسلمانوں کو بیوقوف بنا کر لوٹیں - مگر مسلمانوں کی مظلوم عورتوں کو جو کوئٹہ سے آئی ہیں - جبس بے جا میں نہ رکھیں - ان کی عزت کو برباد نہ کریں - اور ان کو ان کے ورثار کے پاس بھیج دیں

ہم لاہور کے مسلمانوں سے اپیل کرتے ہیں - کہ وہ احرار کو بصد خوشی اپنا روپیہ دیں لیکن مظلوم مسلمان خواتین کو ان کے پنجہ سے چھڑائیں - اور لاہور میں اگر کوئی ڈپٹی کمشنر یا کوئی اور افسر موجود ہو تو ہم اس کی توجہ بھی ان مظلوم خواتین کی طرف منعطف کرانا چاہتے ہیں - جو کوئٹہ سے بچ کر آئیں - اور یہاں احرار کے دام بلا میں گرفتار ہو گئی ہیں -

---

لجنہ اماء اللہ لدھیانہ کی قراردادیں

(۱) لجنہ اماء اللہ لدھیانہ احراریوں کے اس کمینہ فعل پر نہایت نفرت کا اظہار کرتی ہے - کہ انہوں نے احمدی خواتین کے جلسہ کے دوران میں جو سید عبد الرحیم صاحب احمدی کے مکان میں ۲۹ جون کی رات کے ۹ بجے ہو رہا تھا - کنستر پیٹے - اور گندی گندی بندیوں کے ذریعہ ہمارے آقا اور بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو گالیاں دیں -

(۲) قرار پایا - کہ اس قرارداد کی نقول حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اور پریس کو بھیجی جائے - نیز مقامی حکام کو ارسال کی جائے -

محمدی بیگم سکرٹری لجنہ اماء اللہ لدھیانہ

جماعت احمدیہ ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور پر دردناک مظالم

ویسے تو آج کل جماعتہائے احمدیہ ہر جگہ ہی احرار کے متواتر مظالم کا تختہ مشق بن رہی ہیں۔ لیکن یہاں پر علاوہ مذہبی تعصب کے خصوصیت یہ ہے۔ کہ چند ایک دنیاوی وجاہت رکھنے والے آدمیوں کو جن میں مذہبی روح کا نشان تک نہیں پایا جاتا۔ بعض اراکین جماعت کے خلاف جن کا وجود عام سیاسیات شہر میں ان کی من مانی کارروائیوں کی تکمیل کے راستہ میں ہمیشہ سنگ راہ سمجھا جاتا رہا ہے۔ اور جہاں انہیں سالہا سال سے کسی دوسرے طریق سے کامیابی کا منہ دیکھنا نصیب نہ ہوا تھا۔ آج مذہب کی آڑ میں اپنا پرانا ذاتی عناد نکالنے کا ایک موقع میسر آگیا ہے۔

باہر سے منگوائے ہوئے احراری ملاؤں کی نہایت اشتعال انگیز اور امن سوز تقریروں سے غیر تعلیم یافتہ طبقہ کو عموماً اور بعض شوریدہ سر نوجوانوں کو خصوصاً غایت درجہ مشتعل کرکے افراد جماعت احمدیہ کے خلاف شہر کی پرامن فضاء کو مکدر کر دیا گیا ہے۔ اور احمدیوں پر عرصہ حیات تنگ کر دینے کی ہر ممکن کوشش عمل میں لائی جاتی ہے۔ جلسوں اور تقریروں میں کمال غلط بیانی اور نہایت حیا سوز زبانی کرکے ہمارے قلوب کو مجروح کرنے کے علاوہ عام گذرگاہوں میں نہایت غلیظ اور گندی نظمیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں۔ اطفال شہر اور شوریدہ سر نوجوانوں کو احمدیوں اور ان کے اقرباء کے مکانوں کے نزدیک بھیج کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف ضبط شدہ کتب سے گندے اشعار پڑھوائے جاتے ہیں۔ راہ چلتے احمدیوں پر آوازے کسوا کر فساد پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

بائیکاٹ کو شدید بنانے کی سرتوڑ کوششیں عمل میں لائی جا رہی ہیں۔ اس شدت کی گرمی میں احمدیوں کو ان کے گھروں کے نزدیک کے کنوؤں سے پانی لینے سے روکا جاتا ہے۔ دوسری جانب سقوں کو احمدیوں کے گھروں میں پانی پہونچانے سے منع کر دینے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا جا رہا ہے۔ میاں عطاء محمد خان ڈیلدار کی جانب سے مسلمان تنور والوں کو متعدد احکام مل چکے ہیں۔ کہ وہ احمدیوں کے گھروں کی روٹیاں اپنے تنوروں پر نہ لگائیں۔ غربا اور کمین لوگوں کو زد و کوب کرنے کی دھمکیاں دے کر یہ اثر ڈالا گیا۔ کہ وہ احمدیوں کے کام کاج چھوڑ دیں۔ ہمارے خانگی ملازمین کو ورغلا کر نوکریاں چھوڑوا دی گئیں۔ اور ہمیں پریشان کیا گیا۔ احمدی پیشہ وروں سے کار و بار چھینے گئے۔ اور انہیں بیکار کیا گیا۔ مسلمان دوکانداروں کو احمدیوں اور ان کے اقرباء کے ہاتھ عام ضروریات زندگی کے متعلق سودا سلف فروخت کرنے سے منع کیا گیا۔ پولیس میں محض جھوٹی اور قطعی بے بنیاد رپورٹیں درج کروا کر بعض معزز اراکین جماعت کو بدنام کرنے اور انہیں فرضی مقدمات میں الجھانے کی تدابیر کی گئیں۔ ہماری تقریروں میں خشت باری کرائی گئی۔ اور اطفال شہر اور شوریدہ سر نوجوانوں کے ذریعے بیکر شور و غل سے ہمارے اجلاس کو خراب کرایا جاتا رہا۔

انجمن احمدیہ ٹانڈہ کے پاس یہ یقین کرنے کی پختہ وجوہات ہیں۔ کہ بعض حرکات عطاء محمد خاں ڈیلدار ٹانڈہ کے حوصلہ پر عمل میں لائی جا رہی ہیں۔ جن سے مقصود زیادہ تر یہی ہے کہ مذہب کے نام پر عوام الناس کو مشتعل کیا جائے۔ اور بعض شوریدہ سر نوجوانوں کو آلہ کار بنا کر بعض معزز اراکین جماعت احمدیہ کے خلاف اپنے پرانے عناد نکالے جائیں۔

جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے اپنے پیارے امام کے احکام کے ماتحت اور روایات سلسلہ کا پورے طور پر احترام کرتی ہوئی ہر طرح خاموش اور پرامن ہے۔ اور جملہ تکالیف نہایت حوصلہ اور کمال صبر سے برداشت کر رہی ہے۔

(سیکرٹری انجمن احمدیہ ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور)

ووٹوں کے متعلق مزید ہدایات

یہ امر واقفیت عامہ کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ فہرست ہائے انتخاب میں ایسے اشخاص کے ناموں کے اندراج میں جو فقط تعلیمی قابلیت سے متصف ہوں۔ سہولت پیدا کرنے کی غرض سے ان قواعد میں جو درخواستوں کے متعلق ہیں۔ مندرجہ ذیل ایزادی کی جاتی ہے۔

الف:۔ اگر درخواست کنندہ گورنمنٹ کا ملازم ہے۔ (ان میں پٹواری شامل ہیں) یا مقامی جماعت یا کسی ایسی جماعت کا ملازم ہے۔ جو قانون کمپنی ہائے ہند ۱۹۱۳ء قانون انجمن ہائے امداد باہمی ۱۹۱۲ء اور سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ ۱۸۶۰ء کے ماتحت درج رجسٹر کی گئی ہو۔ اور درخواست کنندہ کسی سکول میں معلم یا معلمہ نہ ہو۔ تو یہ امر کافی ہوگا۔ کہ وہ اپنی درخواست کے ہمراہ ایک سارٹیفکیٹ پیش کرے۔ جس پر اس کے اپنے دستخط ثبت ہوں اور اسکے دفتر کے افسر اعلےٰ کی تصدیق ہو۔ کہ واقعی اس نے تعلیم کا درج کردہ معیار حاصل کر لیا ہے۔

ب:۔ اگر درخواست کنندہ کسی سکول میں معلم یا معلمہ ہو (ہیڈ ماسٹر یا ہیڈ استانی کے علاوہ) یا گورنمنٹ مقامی جماعت یا منظور شدہ سکول کا کوئی اور ملازم ہو۔ تو یہ امر کافی ہوگا۔ کہ وہ اپنی درخواست کے ہمراہ ایک سارٹیفکیٹ پیش کرے۔ جس پر اس کے اپنے دستخط ثبت ہوں۔ اور اس سکول کے ہیڈ ماسٹر کی تصدیق ہو۔ کہ واقعی اس نے تعلیم کا درج کردہ معیار حاصل کر لیا ہے۔

ج:۔ اگر درخواست کنندہ گورنمنٹ مقامی جماعت یا منظور شدہ سکول کا ہیڈ ماسٹر یا ہیڈ استانی ہے۔ تو اس کا اپنا سارٹیفکیٹ تسلیم کر لیا جائے گا۔

د:۔ اگر درخواست کنندہ کسی ایسے منصب پر فائز ہو۔ یا کسی ایسے کام میں معروف ہو جس کے لئے بروئے قانون یا سرکاری قاعدہ تعلیم کے خاص معیار کا حصول لازمی شرط قابلیت ہو۔ تو درخواست کنندہ کا سارٹیفکیٹ کافی ہوگا۔ (محکمہ اطلاعات)

امداد مصیبت زدگان زلزلہ کوئٹہ کی تیرھویں فہرست

نام	رقم	نام	رقم
میزان سابقہ	۳۱۸۸-۱۵-۶	عبدالرحمٰن صاحب میرانکوٹ کشمیر	۲-۰-۰
جماعت رنگون معرفت محمد افضل صاحب	۱۰-۰-۰	جماعت رہتک معرفت احمد حسین صاحب	۱-۱۱-۰
جماعت احمدیہ آبادان	۷-۰-۰	پنڈت شام لال صاحب ٹینک پور	۲-۰-۰
جماعت احمدیہ امرتسر	۱۷-۹-۰	جماعت پشاور معرفت مرغوب اللہ صاحب	۹-۰-۰
جماعت احمدیہ چک نمبر ۵۲۹ ملتان	۱-۰-۰	جماعت پٹیالہ معرفت چودہری شاہ محمد صاحب	۶-۱-۰
ایس۔ اے عباس صاحب منصوری	۱-۸-۰	جماعت ساتان کولم معرفت سکرٹری عبدالرحمٰن صاحب	۵-۰-۰
جماعت دانا معرفت ڈاکٹر محمد رمضان صاحب	۱-۰-۰	محمد حسین صاحب جموں	۱-۰-۰
جماعت مونگھیر معرفت عبدالغفار صاحب	۹-۱۰-۰	جماعت سرائے نورنگ معرفت صاحبزادہ محمد طیب صاحب	۹-۹-۰
محمد احمد صاحب برج انسپکٹر کندیاں	۱-۰-۰	اللہ رکھا صاحب چھوٹا اودے پور	۵-۲-۰
جماعت پائل معرفت شاہدین صاحب	۲-۰-۰	میزان کل	۳۳۶۲-۷-۶
جماعت چکوال معرفت مولوی فتح علی صاحب	۱-۰-۰		
جماعت ڈینی سر معرفت مستری محمد عیسیٰ صاحب	۶-۶-۰		

(ناظر بیت المال قادیان)

سرائے عالمگیر میں احراریوں کی شر انگیزی

۳۰ جون [illegible] غیر احمدیوں کا جلسہ ہوا۔ جس میں احمدیوں کے خلاف ولایت شاہ اور عبدالغفور گجرات والے نے نہایت منافرت انگیز تقاریر کیں۔ اور جاہل دیہاتیوں کو احمدیوں کے بائیکاٹ کی ترغیب دی۔ نیز کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ اس قسم کے جلسے ارد گرد کے دیہات میں بھی کئے جائیں۔ اس سے قبل اپریل میں یہاں ایک اسی قسم کا جلسہ کیا گیا تھا۔ (نامہ نگار)

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

لاہور ۴ جولائی۔ یہ امر واقفیت عامّہ کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ نئے آئین کے ماتحت صوبجاتی لیجسلیٹو اسمبلی کے لئے فہرست ہائے انتخاب میں جو اشخاص اپنے نام درج کرانے کے اہل ہوں ان کی طرف سے درخواست موصول ہونے کی میعاد مورخہ ۱۳ جولائی سے ۲۳ جولائی ۳۵ء تک بڑھا دی گئی ہے۔ ووٹر اصحاب اور خواتین جلد توجہ کریں۔

لاہور ۴ جولائی۔ متنازعہ مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں سکھوں کے جتھے بیرون لاہور سے بدستور آ رہے ہیں۔ چنانچہ آج قریباً پانصد اکالی سکھوں کے متعدد جتھے لاہور پہنچے۔ یہ لوگ حسب معمول کرپانوں سے مسلح تھے۔ چند جتھوں نے شہر میں مظاہرہ کیا اور نعرے وغیرہ لگائے۔ سکھوں کے مظاہرے سے اشتعال پیدا ہونے کا قطعی احتمال تھا لیکن مسلمانوں نے نہایت سکون اور تدبر سے کام لیا مسجد شہید گنج کے سامنے پولیس کا کافی انتظام ہے۔ بیرون جات سے بھی ریزرو پولیس کی متعدد گاردیں لاہور پہنچ چکی ہیں شہر کے مختلف حصوں۔ دروازوں اور اہم چوکوں میں بھی پولیس کا غیر معمولی انتظام ہے۔

لنڈن ۳ جولائی۔ انگلستان اور جرمنی کے بحری معاہدہ کی تکمیل کی وجہ سے حکومت انگلستان سیاسی ذرائع کی وساطت سے حکومت جرمنی اور حکومت فرانس سے گفت و شنید کر رہی ہے تاکہ متعلقہ حکومتیں ایک دوسرے کو اپنے بحری پروگرام کے متعلق آگاہ کر سکیں۔

لاہور ۴ جولائی۔ مولانا شفیع داودی ایم۔ ایل اے لکھتے ہیں کہ حکومت ہند نے ملک معظم کی حکومت کے ایما پر ۲ جولائی کو کمیونل ایوارڈ کے متعلق جو اعلان کیا ہے میں اس پر حکومت کو مبارکباد دیتا ہوں۔ کیونکہ میں کہا گیا ہے کہ ملک معظم کی حکومت پارلیمنٹ کے پاس فرقہ وار اعلان کے خلاف کوئی سفارش نہیں کریگی الا یہ کہ متعلقہ اقوام کے باہمی سمجھوتے سے کوئی چیز پیش کی جائے۔ بہرحال یہ مسئلہ اقلیتوں کے نزدیک اس قدر اہم ہے کہ اس قسم کے مواعید سے ان کے شکوک کا ازالہ محال ہے۔ ان کا مطالبہ یہ ہے۔ کہ اس وعدے کو انڈیا بل میں شامل کیا جائے۔ آخر میں مولانا شفیع داودی نے لکھا ہے کہ مسلمانوں کو اس وقت تک ہرگز چین نہیں لینا چاہئیے جب تک کہ حکومت ہند کے کمیونک مورخہ ۲ جولائی اور فرقہ وار اعلان کے وعدے کو انڈیا بل میں شامل نہ کر لیا جائے۔

لاہور ۴ جولائی۔ مسلمانوں کے ایک وفد نے مسجد شہید گنج کے متعلق آج گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے نمائندگان سے رنجیت سنگھ کی سمادھ میں گفتگو کی۔ فریقین کا رویہ مصالحت آمیز تھا اڑھائی گھنٹہ کی گفتگو کے بعد قرار پایا۔ کہ مسلمانوں کی "انجمن تحفظ مسجد شہید گنج" کی طرف سے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ مطالبات پیش کئے جائیں۔ جنہیں گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے سامنے رکھا جائیگا۔ اس کے مطابق برکت علی محمڈن ہال میں ایک جلسہ ہوا۔ اور بحث و تمحیص کے بعد یہ طے ہوا۔ کہ مسلمانوں کی طرف سے سکھ بھائیوں سے درخواست کی جائے۔ کہ مسجد شہید گنج مسلمانوں کو واپس دیدیں اور مسجد کے قریب جو مزار ہے۔ اس کے لئے پانچ فٹ چوڑا رستہ چھوڑ دیں۔ ایک سب کمیٹی بھی بنائی گئی۔ جسے سکھوں کے نمائندوں سے مزید گفتگو کرنے کا اختیار دیا گیا۔

ڈھاکہ ۳ جولائی۔ دو بنگالی نوجوانوں نے ہریش چندر داسین کو جو بنگال کے تعزیری قوانین کے ماتحت نظربند تھا چھری سے قتل کر دیا۔ تعاقب کرنے پر ان میں سے صرف ایک کو گرفتار کیا جا سکا۔

سری نگر ۳ جولائی۔ صوبہ کشمیر میں ہیضہ وبائی صورت اختیار کر گیا ہے۔ پانچ دیہات میں تو ہیضہ زور دل[illegible] ہے۔ ہیضہ کی وجہ سے ایک درجن اموات بھی ہو چکی ہیں۔ شوپیاں اور کلگام کے درمیان کے دیہات میں کافی تباہی مچا رکھی ہے مگر چونکہ جس علاقہ سے ہیضہ کے پھوٹ پڑنے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ وہ دشوار گذار ہے۔ اور وہاں تک کوئی خاص سڑکیں بھی نہیں۔ اس لئے بیرونجات سے کشمیر آنے والے اشخاص کے لئے کوئی خطرہ نہیں۔

الہ آباد ۲ جولائی۔ ہندوؤں کے تیرتھ پوری میں حکام ضلع نے دفعہ ۳۰ نافذ کر دی ہے۔ اور پبلک جلسوں اور باجوں کے ساتھ جلوسوں اور سڑکوں وغیرہ پر پانچ سے زائد اشخاص کے مجمع کی ممانعت کر دی ہے۔ مقامی کانگرس کمیٹی نے آل انڈیا کانگرس کمیٹی سے درخواست کی ہے کہ چونکہ اس حکم سے یاتریوں کو جو اس سال بھاری تعداد میں آئیں گے۔ خواہ مخواہ پریشانی ہوگی۔ اس لئے کونسل اور ممبران اسمبلی سے درخواست کی جائے۔ کہ اس حکم کے نفاذ کی وجہ کے متعلق تحقیقات کریں۔

لنڈن ۲ جولائی۔ اخبار ٹائمز کا نامہ نگار مقیم میونخ رقمطراز ہے۔ کہ جنوبی ورٹمبرگ میں زلزلہ آنے سے شدید نقصان ہوا۔ ریوٹلنجن کی خاص سڑک بالکل تباہ ہو گئی۔ اور بہت سے دیہات میں ایک گھر بھی ایسا نہیں بچا جسے کچھ نہ کچھ نقصان نہ پہنچا ہو۔ کیپٹن اور کاسنیک کے گرجا کے مینار بھی منہدم ہو گئے۔

آگرہ ۴ جولائی۔ فسادات فیروز آباد کی تحقیقات کانگرس کی طرف سے بروز دوشنبہ شروع ہو گئی ہے۔

حیدر آباد سندھ۔ ۳ جولائی۔ حیدر آباد کے ان لوگوں کی یادگار کے لئے جو زلزلہ کوئٹہ میں ہلاک ہوئے۔ تجویز کیا گیا ہے۔ کہ ہومسٹیڈ ہال کے احاطہ میں ایک سنگ مرمر کے تختہ پر ان کے نام منقوش کر دئے جائیں۔ حیدر آباد کانگرس کمیٹی اس کے لئے ایک ہزار روپے دیگی۔

شملہ ۳ جولائی۔ سلور جوبلی فنڈ سے کوئٹہ زلزلہ فنڈ کے لئے اگرچہ ایک خاص رقم حاصل کی جائے گی۔ مگر اس امر کے متعلق بیس لاکھ روپے حاصل کرنے کی اطلاع بالکل بے بنیاد ہے۔ حکومت نے ابھی تک اس رقم کا کوئی اندازہ مقرر نہیں کیا

شملہ ۴ جولائی۔ کل تک وائسرائے کے زلزلہ فنڈ کی مقدار اکیس لاکھ اٹھانوے ہزار نو سو اٹھاون روپے تک پہنچ چکی ہے

حیدر آباد دکن ۳ جولائی۔ ایک مقامی افسر کا یہ دعویٰ ہے کہ اس نے آگ بجھانے کا ایک ایسا آلہ ایجاد کیا ہے جو رائج الوقت تمام آلات سے زیادہ مفید وموثر اور ارزاں ہے۔ اس آلے میں المونیم سلفیٹ اور ایک اور چیز استعمال کی جاتی ہے۔ یہ دونوں چیزیں بارہ آنے فی گیلن کے حساب سے مل جاتی ہیں۔ اور ایک گیلن کے استعمال سے آگ بجھانے کا مادہ بارہ گیلن کی مقدار میں تیار ہو جاتا ہے۔ حکومت نظام کے ماتحت اس آلے کو وسیع پیمانے پر استعمال کرنے کی تیاریاں ہو رہی ہیں

ٹوکیو ۳ جولائی۔ کل بحیرہ داخلی میں "مدورس مارو" نامی جہاز جس میں ۱۶۶ مسافر اور ۶۲ ملاح موجود تھے۔ ایک دوسرے جہاز سے ٹکرا کر غرق ہو گیا۔ ۹۱ مسافر اور ۵۶ ملاح تو بچ گئے لیکن ۷۵ مسافر اور ۶ ملاح غرق ہو گئے۔

لنڈن۔ ۳ جولائی۔ کل دارالامرا میں انڈیا بل کی کمیٹی سٹیج کے ضمن میں لارڈ ریڈنگ نے یہ ترمیم پیش کی۔ کہ گورنر جنرل کے تین مشیروں کی بجائے اسے چھ مشیر رکھنے کی اجازت ہونی چاہئیے۔ مگر یہ ترمیم ۲۹ ووٹوں کی موافقت اور ۱۰۳ ووٹوں کی مخالفت سے گر گئی

کراچی ۴ جولائی۔ سیٹھ عبداللہ ہارون ایم ایل اے صدر آل انڈیا مسلم کانفرنس اسمبلی کے اجلاس شملہ میں انڈیا بل کی دفعہ ۲۹۹ کے خلاف احتجاجی قرارداد پیش کریں گے۔

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا) ایڈیٹر غلام نبی